منشور محمدی

منشور محمدی الٰہی	شایع ہو زماہ تا بماہی	انجیل و زبور پر مو دام	صد بار مقرر مبادی
فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدی	توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تنزیل	چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۴ ہجری مطابق ۱۲ اپریل سنہ ۷۷ عیسوی | جلد ۶

یہہ پرچہ انجمن خواستگار طریقہ محمدیہ کے جانب سے چھپکر شایع ہوگا جسقدر مبلغ اس پرچہ کی بابت بطور چندہ یا بطور قیمت حاصل ہوگا وہ کسی خاص شخص کے تصرف مین نہ آئیگا بلکہ اسی پرچہ کے جاری رہنے اور ترقی کرنے مین صرف کیا جائیگا یہہ پرچہ دافع ہر مہینے مین تین دفعہ یا پچیس پچیسوین کو شایع ہوگا چھپنے کے دوسرے روز خریدارونکی خدمت مین بھیجا جائیگا حضرات ناظرین سے سالانہ قیمت اسکی معہ محصول ڈاک ۳ روپیہ پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جو لوگ اسکے مضامین لکھنے پر مستعد ہونگے انکو بلا قیمت یہہ پرچہ دیا جائیگا جن صاحبونکو اس انجمن سے یا اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عریضہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ بنگلور کے نام پر روانہ فرماوین کہ تمام حساب و کتاب انہی کے پاس ہے مقصود اسکے اجرا سے اظہار حقیقت دین اسلام ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کا اٹھانا

نوید بشاشت جاوید بسائر اہل اسلام قریب و بعید

بہار افزائے چمن ایجاد و تکوین نے اپنے سحاب رحمت کے
رشحات سے چمستان مدراس میں منت اساس پر ایک نئی سرسبزی
لائی جس سے سایران گلشن مدراس کو نضرت نظر حاصل ہوی
یعنے بابہتر از نسیم سعی جناب مولانا مولوی سید شاہ محمد نظام الدین
صاحب نقوی مخزنی نہیرہ خاص جناب قدوۃ الاولیا زبدۃ
الاصفیا عندلیب گلشن راز و نیاز جناب قدوۃ المحققین امام
الواصلین حضرت مولانا مولوی حافظ سید شاہ عبدالقادر
فخزنی نقوی اورنگ آبادی نبسہ خاص جناب فخر الاولیا
والعارفین تاج المحققین والسالکین حضرت مولانا شاہ
نظام الدین شاہجہان آبادی قدس اللہ اسرارہما گلشن شہر
مین ایسے ایسے عمدہ گلہائے مطالب و مضامین قرآن مجید و
انجیل عیسویون کے مباحثے مین ہفتہ وار خندان و شگفتہ
ہوتے ہین جنکی نکہت سے مشام و دماغ اہل اسلام و دگر

ہارنکی نسبت یہ رائے ہی وہ کہتے ہین عثمانی خوب جانتے ہین کہ
بسبب نہ سننے صلاح سلاطین یورپ اور مکاندہ روس کو یہہ
قوت حاصل ہی ہمکو خوب نگاہ رکھنا چاہئے اور اسکی بات
پر عمل کرنا چاہئے پس روس کے اخبار دنکو کہ اپنے خیالات سے
اپنے دلون کو تسلی دیتے رہین اسواسطے کہ تجاویز شاہان
یورپ اور مکاید روس سننے والا عثمانیون مین کوئی نہین
رہی۔ یورپ ایشیا اور امریکا کے اخبار نامجات سے معلوم
ہوا کہ بالفعل ترکی مین جنگ روس کے لئے بڑی بڑی تیاریان
ہو رہی ہین حضرت خدیو مصر نے بیس لاکہ کارتوس فوج
ترکی کی تائید کو بھیجا ہی اور امریکا سے ستر ہزار مارٹینی
ہنری کارتوس اور ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکہ استانیدر
کارتوس خرید ہو کر آیا ہے۔ یہہ مقدار علاوہ اوسکے
ہی جو سابق آمدنی کے سوا بالفعل قسطنطنیہ مین پہنچا ہے
عالیجناب نقدس مآب حضرت شریف مکہ نے ایک خطبہ اہل
مکہ معظمہ کو جمع کرکے پڑہا جس مین حضرت موصوف نے جنگ
ترکیہ کا حوال کو بیان کرکے فرمایا کہ اب وہ وقت آگیا
ہی کہ جملہ مسلمین دے زمین اپنے ترکی بھائی حامیان دین
کی حمایت کرین اب وہ وقت آگیا ہی کہ تم سب کے سب ہتھیار
باندہو اور جان و مال و املاک مسلمین کے حفاظت کرو اب وہ
وقت آگیا ہے کہ ہمنے خود اپنے بیٹون کو ترکی فوج مین داخل
کیا اور امید کرتے ہین کہ سب مسلمان اپنے قوم کی عزت و شان
کو قایم رکہنے کے لئے بدل و جان کوشان ہون وبالله
حیث موافق وعلیه التکلان

گردستان کے سلطان بابان نے حضرت سلطان کو
ایک عرضی بھیجی ہی جسمین بہت سے گردی سردار دنکے دستخط
ہین بابین مضمون کہ جب حضرت سلطان معظم نصرت تو اعلان جنگ بلند
کرینگے حکم ملتے ہی ہم لوگ قریب ایک لاکہ سپاہ کارآگاہ
کے میدان جنگ مین بے درنگ حاضر ہو جاوینگے اسمین ہمارے
شاہ والاجاہ ایران جو ہمارے بادشاہ ہین چاہین خوش ہون
یا ناخوش ہم اونکے اجازت کے منتظر نہین رہینگے۔
پس ایسے ایسے سامان منجانب اللہ ہین خداوند کریم اپنی عنایت
خاص ہمیشہ سلطنت عثمانیہ پر رکھے اور جسکے ہوا خواہ
ہین انکو ہوا خواہی مین مصروف رکھے آمین۔ وبدبہ سکندری

اطلاع

ساکنان بندر بمبی کی خدمت مین یہہ عرض ہی کہ جن صاحبون
کو خریداری اخبار منشور محمدی کی منظور ہو تو ہمارے
احبت جناب محمد ہاشم صاحب ساکن نواکپارا متصل
کہنہ تالاب مکان نمبر اسے بات چیت کرلین اور پیشگی وغیرہ
جو کچہ دینا ہو جناب موصوف کو دین اور رسید انسے حاصل
کرلین پس اونکی خدمت مین اخبار یہان سے پہونچتا رہیگا

مقدمہ مئہ روم

ماہ گذشتہ کی سولہوین تاریخ کو مدراس ٹائمس کے ایک نامہ
نگار نے دار الخلافت لندن سے یہہ تحریر کیا ہی کہ ترکی
مین برہمی سوختہ و فساد کے شعلے اور جناب سلطان اور
انکے باغی رعایا اور نیز روسیون کے فیما بین صلح و مصالحت
ہونے مین جو اشکال ہی مخبرین یورپ ایک روپیہ

کرتے ہین کہ آفت مذکور سہل دست اور بجلدی تمام دور ہوگی
اور دوسرے روز وہی مخبرین یہہ بیان کرتے ہین کہ صلح کا
وقوع مین آنا محالات سے ہی اور یورپ خواہ نخواہ لڑائی
ہوگی یہ باعث پریشان اور متشکی حالت کے یورپ کے
مہاجنون نے لین دین کا باب مسدود کر دیا ہی اور خاص و
عام نہایت پریشان خاطر مین بغور خیال کرنے اور سوچنے
سے ہمین یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اہالیان روس کی کارروائی دغا
اور فریب سے بھری ہوی ہی چنانچہ جنرل اگناتیف پارس
کو جانے سے پیشتر یہہ خبر مشہور ہوی کہ وہ پارس کو جاویگا لیکن
لندن کو اسکا جانا نہوگا اور کونت شولاف جو کہ سفیر سرکار
روس مقیم لندن ہی پارس جاکر اس سے ملاقات کریگا
چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا قطع نظر اسکے جنرل صاحب یہہ مشہور
کیا کہ آنکھون کا علاج کرانے کے واسطے مین پارس کو جانا ضرور
ہی۔ لیکن پارس اور برلن وغیرہ مقامون کو وہ اس لئے کہ
اپنے آقا کے تازے تجویزون سے جو کہ اسنے مقدمہ روم کے
نسبت سوچے ہین وہان کے اہل دول کو مطلع کرین اور ایک
اقرار نامہ پر انسے دستخط لینے کی سعی و کوشش عمل مین
لاوین اسپر علاوہ یہہ کہ اب وہ لندن کو بھی ارادہ ہی اغلب
ہی کہ لارڈ سالسبری سے ملاقات کرنے کے واسطے پہلے مقام
مانفیلذ کو اسکا جانا ہوگا۔ حاصل کلام اسکے یہ فریب کامون
اور چال سے ہم روسیہ کے کیود کو صاف معلوم کر سکتے ہین
اور جو شخص کہ عقل سلیم رکھتا ہی سو وہ بلا تامل یہہ کہیگا کہ شاہ
روس نے ترکی سے جنگ کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہے
لیکن دوسرے سلاطین اسکو مدد نہ دینے کے واسطے تبدیل
اور تدبیرین کرتا ہی مگر شاہان اعظم یورپ باتفاق
اسکو دھمکی دیوین تو اغلب ہے کہ وہ جنگ کرنے کے ارادہ
سے باز آویگا۔

مین سمجھتا ہون کہ جنرل اگناتیف کو اہالیان انگلستان اس
بات سے متنبہ کر دینگے کہ اگر شاہ روس ترکی پر پہلے شمشیر
اٹھاویگا تو اپنی تلوار نیام مین نہ رہ سکیگی اور ترکی کو مدد
دینی ضرور پڑیگی اگر ارکان جنگ کرنے مین تقدیم کرین تو
انگلنڈ انمین مدد نہ دیگی بلکہ الگ رہیگی اور بہ اقتضاے
حالات زمانہ حکمت عملی جسطرح رہبری کریگی اسکے مطابق
عمل درآمد ہونا اسکو لازم ہوگا فقط

لندن ۶ منہ۔ مجلہ روسیہ طبع ہوکر شایع ہوا اسکا
خلاصہ مضمون یہہ ہی کہ شاہان اعظم یورپ مین اتفاق
و اتحاد رہنا لازم ملزوم ہے اور ہر حالت مانع نگزیر کو برابر
اور درست کرنا ضرور۔ اندوے مجلہ ہذا سرکار ترکی سے
یہہ درخواست کی گئی ہی کہ وہ اپنی فوج مین تخفیف کرے
اور صلح کے وقت مین جسقدر جماعت رہتی ہی اتنی ہی
فوج رکھین وہ جو سرکار مذکور نے اپنے ملک [illegible]
کرنے کے واسطے اقرار کی ہی سو اسکو شاہ روس سے [illegible]
ہی اور یہہ امید رکھتا ہی کہ سرکار صدر بسرعت و چالاکی تمام
اسکو عمل مین لاویگی۔ اور جسطرح کفیل سلاطین یورپ کے
سفیران جو کہ قسطنطنیہ مین مقیم رہینگے سو اسکی کارروائی پر نظر
رکھینگے لیکن انمین یہ امیدی ہو سو صورت مین شاہان اعظم

یورپ ترکی کے معمولون کی رفاہیت وبہبود اور صلح عامہ کے بہترین بندوبست کو عمل مین لانے کے راستے اپنے کو مناسب معلوم ہوگی سو تدبیر کے ملابق بالذات کارروائی کرنے مین قصور نہ کرینگے فقط

قسطنطنیہ ۳ منہ

افواہ ہی کہ شاہان اعظم یورپ کو سرکار ترکی کے طرف سے ایک مراسلہ اس مضمون کا روانہ ہونا کہ جبکہ روسیہ اپنی عزت وتوقیر مین رخنہ اندازی کریگا۔

قسطنطنیہ ۵ منہ خلاصہ مین مندرج ہین سو شروط کے نسبت سرکار ترکی نے اپنی خوشی ظاہر کی ہی بشرطیکہ کہ اپنی فوج مین الی الان تخفیف کرنے واسطے سرکار مذکور انکار کریگی۔ وکلاے ماننی نگرو نے اپنے رعون کو قایم اور بحال رکھا ہی۔ صلح ہونے مین بڑا شک پایا جاتا ہی فقط عمدۃ الاخبار شاہی

قبول اسلام

بخدمت شریف جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ بعد سلام مسنون الاسلام کے واضح ہوے کہ یہان بمبئی مین گذشتہ روز جمعہ کو بعد نماز جمعہ ایک پنجابن بنام نانک ہدایت نبی ہے مسجد حاجی زکریا مین صدق دل سے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ باواز بلند پڑھکے اسلام سے مشرف ہوا اور مسجد مذکور کے مدرسہ مین تعلیم پاتا ہے اللہ تعالے نیک توفیق دیوے والسلام

سورخہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہجری
از جانب حاجی قاسم غنی خوخ فروش

روم وروسیہ

۲۶ مارچ کا تار برلن مقام مسینت پیٹرزبرگ سے آیا کہ روسی اخبار تحریر کر رہے ہین کہ برٹش گورنمنٹ نے روس کو جبوز دیا ہی کہ وہ اپنی بیعزتی منظور کرے یا جنگ۔

ایضاً۔ از مقام قسطنطنیہ جو فوج تلمجات مین تھی اسکی تبدیل ہوی اور بجاے اوسکے سیرہ کی فوج یہان آئی ہے [illegible] لوگ شوشیں [illegible] ہین اور کہہ رہے ہین کہ رعیت پاشا کو بلانا چاہیئے۔ وبدبہ سکندری

چندہ روم

جناب مولوی محمد قاسم صاحب نے مقام کویل سے ایک فہرست معاونان چندہ مجروحان روم کے جو مقام کویل مین [illegible] ارسال کیا تھا درج ذیل ہے۔ اس چندے مین سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی بھی شریک ہین۔ جناب محمد اسمعیل صاحب تعلقہ دار تاولی۔ اعظم۔ عبدالشکور خانصاحب تعلقہ دار حکم پور الف عنایت اللہ خان صاحب تعلقہ دار لسکم پور الف ہادی یار خان صاحب تعلقہ دار واونرلسٹ منشی مہربان علی صاحب رئیس قصبہ گلاولی ۱۰ صہ مصطفےٰ خان صاحب رئیس تورہا گاؤن ۱۰ صہ مولوی محمد اسمعیل صاحب سمیع اللہ خانصاحب صدر اعلی مارخواجہ محمد یوسف وکیل ۱۰ صہ وپنشنی محمد کریم صاحب صہ ممتاز علی خان

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین ناظم وہتمم محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

اقوام تر و تازہ ہی اشیان فرمایان جسپن مباحثہ دعوت قرآنے
پر بصد حزمی مرحبا کے چہچے کرتے ہین اور عندلیبان گلشن نکالہ
بہز ارشاد ربانی ترا نہ جزاک اللہ فرماتے ہین **غزل**
منادی اب کے ہوتی ہی خدا کے پاک فرمان کی ژ ہوا کرتی ہی
اب دعوت رسول اللہ کے قرآن کی ژ اندھیرے پر ہی جب
غالب ہمیشہ نور عالم ہین ژ چرائی کفر پر کیونکر نہ ہوگی دین و
ایمان کی ژ یقین ہی انکے جانون مین مبدل ہین کتب اپنے ژ
ہی کیا ممکن کرے ثابت برائی میرے قرآن کی ژ پڑہین پتھر
پہ قرآن کو تو پانی ہوکے بہجاے ژ یہہ عظمت ہی یہہ شوکت
ہی ہمارے پاک قرآن کی ژ رسول اللہ کے باتون سے یک
ایسا نور لمعان ہی ژ کہ جس سے صاف ظاہر ہی شرارت کفر و طغیان
کی ژ تسلی غیر احمد کب ہوی موسی کو عیسی کو ژ ظہارت اس سے
ثابت ہی انہون کے دین و ایمان کی ژ غلامی جس نے کی
فخری رسول اللہ کے عتبہ کی ژ شہنشاہی ملی اسکو ہمیشہ
ملک عرفان کی ژ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی
کہ ہفتہ عیسوی کی جنوری کے وسط مین ایک فاضل عیسوی
حلیم الطبع انصاف امتزاج جنکا نام پادری جی ایم گولڈ اسمت
صاحب ہی اور خدمت انتظام مدارس اسکول مدراس پر
مامور ہین یک روز چند رسالے دین عیسوی کے ملا جام بازار
کے روز پر تقسیم فرما کے کچہ بیان دین عیسوی کا کر رہے
تھے ایسے مین ایک مرد دیندار تقوی شعار متمسک المذہب
حنفی المشرب محمد مخدوم صاحب نے جنکا دوکان اسی روڈ
پر واقع ہی اس امر کی خبر پاکے پادری صاحب سے ملاقی
ہوے اور کچہ کلام و کلام کیا آخر آپہ بات منعقد ہوی کہ اہل
اسلام کے علما سے کوئی ایک پادری صاحب سے کلام کرے
تب مخدوم صاحب نے جناب زبدۃ العلما مولوی محمد عثمان صاحب
کے فرزند رشید جناب مولوی عون الدین صاحب کے خدمت
شریف مین اس معنی کی التجا کی آپ نے قبول فرما کے دوسرے یا
تیسرے روز پادریصاحب ممدوح سے ہم کلام ہوے
پادری صاحب نے مسئلہ نجات و قربانی مین کلام کیا اور
اپنے دعوی کے ثبوت پر اشعیا نبی کی کتاب سے سند
جلسۂ آیندہ پر ٹہلانے کا وعدہ فرمایا اور ہفتہ آیندہ یعنے
اخیر ہفتہ جنوری پر جلسہ منعقد ہوا اور بعض دیندارون کے
التجا و درخواست پر جناب مولوی سید شاہ محمد نظام الدین
صاحب نقوی فخری جو فن مناظرہ اہل کتاب کے ایک
عمدہ محقق ہین شریک محفل ہوے بعد نماز مغرب جناب
ممدوح نے جناب مولوی عون الدین صاحب سے مستفسر
ہوے کہ ہمارے شفیق پادریصاحب کو آپ سے کس مسئلہ
خاص مین کلام ہی مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا مسئلہ
نجات و قربانی مین تب جناب مولوی فخر یصاحب نے
پادری صاحب سے مخاطب ہوکے یون فرمایا میرا قصد و ارادہ
ہی کہ آپسے پانچ مقدمون مین باین شرط مباحثہ کرون کہ
جب ہر جانب کا زعیم اپنے دعوی کے ثبوت پر اولاً
نقلاً و ثانیاً عقلاً دلیل نہ گذارے اپنے دین سے بغیر
ننگ و عار باز آوے جب یہہ شرط دونون جانب مین
مسلم و مقبول ہوی یے پانچ مقدمے مقرر ہوین مقدمہ ۱

تحریف کتب عیسویان مقدمہ نجات قربانی عیسیٰ پر مبنی یا
عمل پر مبنی مقدمہ تثلیث مقدمہ بشارت محمدیہ مقدمہ احکام
چونکہ جناب مولوی عون الدین صاحب سے مسئلہ قربانی مین
اس کے قبل بحث ہوی تھی اپنے اسکا ترک کرنا مناسب
نہ جان کے دوشب مخدوم صاحب کے دوکان پر اور ایک
شب جناب ملک محمد تقی علیخان صاحب کی حویلی مین جو
واقع باغ شکر دہی بڑی جماعت عوام وخواص کے روبرو
بحث فرمائی جانبین سے دلایل گذرے انجیل کی شہادت
سے یہہ محقق ہوا کہ دین عیسویہ مین نجات عمل سے ہی نہ قربانی
عیسیٰ سے بعد اسکے بصواب دید مباحثین بحث مکان خان
صاحب والا مناقب نواب غلام جیلانی خان صاحب
مین جو واقع بیتری ہی مقرر ہوا بصواب وبدعمدہ حاضرین
محفل ونواب صاحب ممدوح یہہ بات مقرر ہوی کہ بحث
مکتوبی ہو اور اسپر جانبین کے دستخطین رہین چنانچہ پانچ
جلسون سے یہی معاملہ جاری ہی اور مقدمہ تحریف والحاق
کتب عیسویان مین بحث ہو رہا ہی بحمد اللہ جلسہ گذشتہ
منعقدہ ۱۳ ماہ مارچ مین پادری صاحب نے اعتراف
فرمایا کہ ہان قبل جو حذریون کے زمانے مین لکھی گئی اور
جو الحاق وتحریف سے محفوظ ہوا جنگ ہمکو نہین ملی انتہی
بہت سے شاید واہل دین تشریف آور محفل ہوا کرتے ہین
درہر جلسے مین تازے تازے مضامین ومطالب قرآن
جلیل وانجیل سنکے لطف بے اندازہ اٹھاتے ہین بحث
اس درستی کے سات ہوا کرتا ہی کہ کبھی چشم مدرسہ

نہ دیکھا ہوگا ہم تمام جلسونکا مفصل حال اور سوال وجواب
تحریری تاریخ وار بغیر پاسداری طرفین کے درج اخبار
کرینگے تاشایقین وناظرین محظوظ ہون ذات مولوی صاحب
ممدوح کی اس غربت اسلام کے وقت مین منتظمات سے
ہی اللہ تعالیٰ آپ کو جو ہمہ تن اعلاے نبوت شفیع روز جزا
خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مین معروف وساعی
مین سلامت رکھے فقط۔

بقیہ ہر نمیت عمادیہ

پادری صاحب توحید کا بھی ایسا ہی حال ہی کیونکہ
وہ بھی حکم متشابہ کا رکھتی ہے **محمد عمر صاحب** توحید کا
یہہ حال ہرگز نہین اگر توحید حکم متشابہات کا رکھتی تو جناب
پادری معارضہ ساتھہ آیۃ لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا
وغیرہ نکرتا کیونکہ وہ فی نفسہ بقول آپ کے حکم متشابہ کا رکھتی
ہی یہہ آپ کی غلطی ہے **پادری صاحب** اگر توحید
کے نہ متشابہ ہونے پر تمام اہل اسلام کے علما کے مواہیر
ہوجائین اور مجھے دکھلائین تو مانون) مواہیر علما کو مانا
شہادت حق کو حق نجانا **محمد عمر صاحب** اس مضمونکا
اہل اسلام مین سے تو کوئی انکار کرسکتا نہین باقی خلاصی
اور گریز کی اور بات ہی پادری اگر توحید ایسی نہین ہے
تو کوی دلیل اور برہان اسپر قایم کیجئے۔ **محمد عمر صاحب**
دلایل ہم قایم کرسکتے ہین منجملہ اونکے ایک یہہ ہی کہ اول
جاننا چاہئے کہ تمام عالم ممکن بالامکان الخاص اوس سے
عبارت ہی کہ متساوی الوجود والعدم ہو نہ عدم اوسکا

ضروری ہو اور نہ وجود کیونکہ اگر عدم اوسکا ضروری ہو تو انقلاب
امکان سے طرف امتناع کے ہوجائیگا اور اگر وجود اسکا
ضروری ہو تو انقلاب امکان سے طرف وجوب کے
ہوجائیگا حالانکہ وہ فی حد ذاتہ مقتضی وجود کا نہ عدم کا
اگر موجود ہو یا معدوم ہر صورت مین ترجیح بلا مرجح لازم
آویگی جب یہہ مقدمہ ثابت ہوگیا تو معلوم کرنا چاہئے کہ
آیا وہ مرجح ایک ہی کئے ہین اگر ایک ہی تو فہو المدعی اور
اگر کئے ہین تو آیا وہ ممتاز صفات کمالیہ مین ہین یا ناقصہ
ہین اگر کمالیہ مین ہین تو ضرور بعضے صفات وجہ کمال مین
ایسے متحقق ہونگے کہ ایک مین پاے جائینگے اور دوسرے
مین نہونگے اور یہہ امر منافی شان واجبیت کی ہے کیونکہ
واجب مجتمع جمیع صفات کمالیہ کا نام ہے نہ بعضہ
کا اور اگر ممتاز صفات ناقصہ مین ہین تو تحقیق اوسیکا
اولا تسلیم کرنا چاہئے اور یہہ بسبب شان الوہیت کی بدرجہ
اتم بدیہی البطلان ہی پھر تو جیسا کہ مشہور ہی کہ کسی نے ساری
زلیخا پڑھکر استاد سے پوچھا کہ کہو مولانا زلیخا عورت
تھی یا مرد پادری صاحب نے بھی ہماری گفتگو محمد عمر صاحب
سے سنکر پوچھا پادری یہہ توحید جو تمنے ثابت کی
توحید عددی ہی یا توحید حقیقی ہے **محمد عمر**
یہہ تقسیم آپکی لغو اور باطل ہی کیونکہ اگر توحید عددی کی
یہہ معنے ہین کہ وہ پروردگار مصداق انہ واحد کا ہی
تو یہہ منافی توحید حقیقی کی نہین اگر کچھ اور معنے ہین
تو بیان کیجئے ہمین سناد یجئے **پادری**

توحید حقیقی سے یہہ مراد ہی کہ مجموعہ عالم کا نام واجب الوجود
ہو جیسا کہ مذہب بیدانتون کا ہی اور توحید عددی سے
یہہ مراد ہی کہ خدا تعالی جہات ستہ مین محاط ہو اور دونو
معنے واجب الوجود کے نسبت مین واحد ہونا واجب
الوجود کا ہی **محمد عمر صاحب** جناب پادری صاحب
دونو طرح کی توحید نہین اگر تمام عالم کے مجموعہ کا نام واجب
الوجود ہو تو عینیت علت اور معلول کی بجمیع وجوہ لازم
آئیگی اور مقدم ہونا ایک شی کا اپنے نفس سے لازم آتا
ہی اور واجب الوجود کا ہونا ضروریات سے ہی اور
نہ توحید عددی مصطلح جناب یا اصطلاح جدید ممکن ہے
کیونکہ محسوس ہونا جناب باری کا محال ہان واسطے حکم اس
امر کے کہ انہ واحد مطلقا ہذہ تیہ ضروری عام ہی کہ ہذہ
تیہ حسیہ ہو یا عقلیہ ہو اور ہذہ تیہ عقلیہ مین کچھ استحالہ
وارد نہین ہوتا فہو المراد) پادری صاحب نے
یہہ تقریر سنکر کچھ جواب نہ دیا اور زبان سے لا ونعم
نہ کہا) **محمد عمر صاحب** پادری صاحب جب آپ ہی
کچھ معنے تثلیث کے زبان سے ارشاد کرین پادری
صاحب عقل جمیع امور کو ادراک نہین کر سکتی خصوصاً
وہ امورات جو متعلق خالق کے ہون ہان اتنا ہم سمجھتے
ہین کہ تین اقنوم خداوند کی ذات مین بمعنی اصل کے ہین
کہ وہ متحد فی الذات اور مختلف فی التشخص ہین **محمد عمر**
صاحب کا قول جناب یہہ نہین ہوسکتا تعدد
و تشخص مبنی بر تعدد وجود ہی جیسا اتحاد وجود اور اختلاف

موجودات محال ہے کیونکہ قیام عرض واحد محال متعدد ہ مین
لازم آتا ہی ایسا ہی اختلاف وجود اور اتحاد ذوات محال ہی
پادری مین دہلی مین گفتگو کرنے نہین آیا انتہی **سید**
احمد علی صاحب نے فرمایا پادری صاحب ہم مشتاق اس
بات کے ہین کہ وہ تحقیق بیان کیجئے جسنے آپ کو دین محمدی
چھڑا کر دین عیسوی اختیار کرادیا پادری صاحب نے کہا میری
تالیف دیکھو میر صاحب نے کہا کوی اعتراض اسمین سے بیان
کرو جواب سنلو پھر محمد عمر صاحب نے فرمایا ہان پادری صاحب
کیا مضایقہ ہی اگر آپ کو کوی اعتراض دین محمدی کے جانب
سخت معلوم ہو پیش کیجئے جواب سنکے اپنی تشفی کر لیجئے
(پادری نے کوی اعتراض نکیا) **محمد عبد المجید** آپ
جو کھرے کھرے کہتے ہین اور بار بار اپنی تالیف کا دعوی کا
دیتے ہین بندہ نے آپ کی تالیف تمام و کمال دیکھی ہے
تحقیق الایمان اور ہدایت المسلمین کی بھی سیر کی ہے آپکی
تالیف مین یا تو وہ اعتراض ہین جو پادری فانڈر صاحب
نے کئے ہین اور ہمارے علمانے اونکی جواب شافی دیئے
ہین یا قرآن مجید کی نسبت تعرض آیات و فصاحت
وغیرہ اعتراض آپ نے لکھی ہین جنکو ہمارے مفسرین نے
خود اعتراضاً بیان کر کے وہ اعتراض اچھی طرح اٹھا
دئے ہین اگر آپنے کوئی اعتراض اپنا تراشا کیا ہوا ہے
ایسا ہی لغو ہی کہ تحقیق کا نام بھی بدنام کیا ہے اور انہیں
وجوہ سے بیشتر اہل اسلام آپ کی تالیف کی طرف التفات
نہین کرتے اور اسکی تردید کا خیال دل پر نہین دھرتے اور

آپ کی تالیف مین باوجود ان باتون کے غلطیان بھی ایسے
واقع ہین کہ مطالعہ کرنے والے کو مولف کے دھوکہ دہی کا احتمال
ہوتا ہی ناظر کو باعث ملال ہوتا ہی چنانچہ آپ اپنی کتاب ہدایت
المسلمین مین تحریر فرماتے ہین یعنے قرآن مجید مین پانسو آیتین
منسوخ بتاتے ہین پادری صاحب نے کہا ہان محمد عبد المجید صاحب
نے کہا یہ بھی آپ جانتے ہین کہ نسخ صرف احکام مین ہوتا ہے
عقاید اور اخبار مین نہین ہوتا ہی پادری نے کہا درست
ہی **محمد عبد المجید صاحب** نے کہا آپ جانتے
ہین قرآن مجید کی ایک ایک آیت مین کئے کئے احکام ہین
پادری نے فرمایا درست ہین محمد عبد المجید صاحب نے کہا
تو اس صورت مین بقول آپ کے قرآن مجید مین پانسو سے
زیادہ احکام منسوخ ہونی چاہئے حالانکہ قرآن مجید مین کل
پانسو احکام ہین آپ کو منسوخ گنوانی چاہین۔

پادری کو کوئی جواب نہ بن آیا فرمایا مین نے
مولانا جلال الدین سیوطی کی کتاب سے یہہ بات لکھی ہے
محمد عبد المجید صاحب نے فرمایا کیون جھوٹ
بولتے ہو اس کتاب مین یہہ ہرگز نہین لکھا ہی اور آپنے
بھی مولانا جلال الدین سیوطی رح کی کتاب کا حوالہ نہین دیا
ہی دوسری آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین بیس برس
تحقیق کرنے کا دعوی کیا ہے اور یہہ تو بالکل خلاف تحقیق
ہی یہہ کیسی آپ کی تحقیق ہی کہ جسکی کتاب مین جو دیکھا
لکھدیا اور بے تحقیق ہر کسی کے قول پر اعتبار کیا۔

پادری صاحب بولے کہ یہہ امر تحقیق کے خلاف

ہین بلکہ اصل تحقیق ہی۔ **محمد عبد المجید** صاحب نے کہا آپ تحقیق کی تعریف سنائین اوسکی کچہ کیفیت بتائین **پادری** صاحب نے فرمایا اس سے زیادہ اور کیا تعریف تحقیق ہوگی کہ انکبات انکی بان کے ایک برتے عالم کی کتاب سے نکالکر دکہا جاوے **محمد عبد المجید** صاحب نے کہا یہہ تعریف تحقیق کی آپنے کسی عبری یونانی انگریزی زبان کی کتاب مین دیکھی ہوگی یا جناب نے اختراع کی ہوگی رہی یہہ بات کہ کوئی کسی عالم کی کتاب سے الی قولہ پہلے اوسکا ثبوت چاہئے پہر اسکی علمی کی وجہ دریافت کرنی چاہئے اور بالتحقیق ماننے والا مقلد ہوا نہ محقق **پادری تاراچند** صاحب نے فرمایا کہ صاحب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی مین اکثر قول انگریزون کے نقل کئے ہین اگر اوسمین غلطی نکلی تو مولوی صاحب کے ذمہ الزام نہین لاسکتے مولوی صاحب کے ذمہ اتنی بات ضرور ہی کہ وہ تمکو کتاب کا سنہ طبع اور صفحہ کا نشان بتادین لہذا یہہ بھی (یعنے پادری عماد الدین) انکو اس کتاب کا سنہ طبع اور صفحہ کا نشان نہ بھیجینگے **محمد عبد المجید** صاحب نے کہا آپنے میری بات کا جواب نہین دیا اور انکی بات کا جواب دینا مجھے ضرور نہین کیونکہ مین آپکا مخاطب نہین ہان اگر پادری صاحب مجھے اجازت دین تو مین آپکے بات کا جواب دون اسلئے کہ مین پادری صاحب کا (یعنے پادری عماد الدین) کا مخاطب ہون پادری تاراچند نے سکوت کیا **محمد عبد المجید صاحب** پادری عماد الدین سے یہہ سوال کیا کہ آپ نے ہدایت المسلمین مین یہہ گفتگو قرمیم کی ہی کہ امام جلال الدین سیوطی جنکی تفسیر کبیر جو سب سے بڑی تفسیر ہے حالانکہ بچہ بچہ جانتا ہی کہ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کی ہی یہہ کیسی غلطی ہی بھلا جسکا آپنے حوالہ دیا وہ کس سن اور کون سے مطبع مین چھپی ہی۔ **پادری صاحب** بولے مین نے وہ تفسیر ایک ولایتی کے پاس قلمی دیکھی ہے **محمد عبد المجید صاحب** بولے واہ چہ خوش گفتست سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔ صاحب یہہ وہی بات آئی جیسے حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری سے آپنے گفتگو مین فرمائی کہ بطرس کا نام سورہ یسین مین اور سورہ یسین پانچوین یا چھٹی سیپارہ مین ہے یہہ گفتگو محمد عبد المجید صاحب پادری تاراچند صاحب نے سنکر فرمایا صاحب آپ لوگ ملاقات کرنے آئے ہین یا مباحثہ کرنے تشریف لانے مین چاہئے کہ مذہبی گفتگو موقوف کرو اور ذکر کرو۔ **محمد عبد المجید** صاحب نے فرمایا کہ پادری صاحب کی اور ہماری ملاقات بھی یہی ہی کہ کوئی بات دین کی تحقیق ہوجاوے کچہ تمسے اور ہمسے اوسسے فائدہ ہوجاوے **پادری** صاحب نے فرمایا مین آپکا نہایت شکرگزار ہونگا اگر میری تحریر کے تمام غلطیان تحریر کرکے میرے پاس بھیجدیجیگا اپکے مرتبہ مین اپنی کتاب کو ترمیم کرکے چھپوا دونگا (یہہ سنکر اہل جلسہ نے آفرین کی الغیاث پر دہ ہزاری شعر **وصل** کی تدبیر کا خواہان رقیبون سے ہوا ۔ تیری فرقت مین مرا ہوش اسقدر جاتا رہا

اور جسوقت محمد عبد المجید صاحب حلبہ مین آئے تھے پادری
تارا چند صاحب یہہ بھی ایک جملہ زبان پر لائے تھے کہ جو باتین
اپنے پادری صاحب سے دریافت کرنے چاہین تھین مین نے
وہ باتین دریافت کین پادری صاحب فرماتے ہین کہ جب مین
یان سے جاؤن گا امرت سر سے اونکا جواب تحریری
بھیجواؤن گا بعد حلبہ کے راقم آثم نے محمد عبد المجید صاحب سے
دریافت کیا وہ کیا باتین تھین اونھون نے فرمایا یہہ باتین
تھین کہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی کے
مقدمہ کے فصل دوسری مین تحریر فرمایا ہی کہ ہمارے صاحب
نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ الوحین فرقے نے جو دوسری
صدی مین تھا اس انجیل یوحنا اور اسیطرح سب تصنیفات
یوحنا سے انکار کیا ہی اور پادری صاحب اسکے جواب
مین یون ارقام فرماتے ہین ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء
صفحہ ۵ اور یہہ جو کہا کہ فرقہ الوحین بقول ہمارے صاحب
یوحنا کی تصنیف سے انکار کرتا تھا اسکا ہم کیا جواب دین
مولوی صاحب کی عادت ہی کہ جہان پر جھوٹا حوالہ کرتے
ہین وہان صرف کسی عالم کا حوالہ لکھدیتے ہین اسکی
کتاب کا صفحہ سطر نہین بتلاتے تاکہ لوگ اختلاف مین
پڑجاوین اور اونکے معتقد ہرگز عیسائی پر نہ آئین حضرت
سلامت یہہ اپکا بیان کہ ہمارے صاحب فرقہ الوحین کی
نسبت ایسا لکھتے ہین بالکل غلط اور جھوٹھ ہی اور
ہمارے صاحب پر بہتان ہی — باقی آئندہ

بقیہ رسالہ انصاف
لدفع الاختلاف

دفعہ ۱۱ مین اب ناظرین اور سامعین سے انصاف
طلب ہون کہ یہہ تمام دنیا کی آسمانی کتابون بید و شاستر
وغیرہ اور ساری جہان کی تاریخون کی ضد اور برخلاف
کتب مقدسہ نے جو بیان دنیا کی پیدایش کا کیا ہی اوسکے
سچی ہونے کی کیا وجہ اور اس ساری کتب و تواریخ کے
جھوٹی ہونے کی کیا دلیل ہے کیونکہ اگر محض بیبندی عقل
جو ایک جوہر شریف ہی کثرت سے امر حق خیال کیا جاوے
تو یہودی لوگ جنسے یہہ حساب پیدایش دنیا کا محمدی اور
عیسائیون مین مشہور ہوگیا ہی شمار مین اقل قلیل ہین کیونکہ
لکھا ہی کہ یہودی تمام دنیا مین صرف نوی لاکھ ۹۰۰۰۰۰
اور محمدی گیارہ کروڑ ۱۱۰۰۰۰۰۰ اور عیسائی بائیس
کروڑ ۲۲۰۰۰۰۰۰ اور بت پرست چالیس کروڑ
۴۰۰۰۰۰۰۰ جسمین تیس کروڑ ۳۰۰۰۰۰۰۰ صرف
چین کے بت پرست ہین اور تمام گورے اور کالے عیسائی
سے شمار مین صرف وہی قریب قریب ہی کے ہین اور بت
پرست تو بہ نسبت اونکے دونی کے قریب ہین طریق
الحیات صفحہ ۵۹ و ۶۰ مطبوعہ ۱۹۵۲ء اور سوچو تو سہی کہ
بمقابلہ بت پرستون کے یہودی سنہ کی صحت کا ثابت
کرنا کیسا ایک امر دشوار بلکہ از قبیل ممتنع و محال ہے اور
بتاؤ کہ یہہ اختلاف کیونکر دفع ہو کہ خدا نے رب کے پہلے آیا
برہما کو پیدا کیا جیسا بید کہتا ہی یا ہومز کو جیسا زند اوستا

کتی ہی یا آسمان زمین کو جیسا عبد عیسیٰ کہتی ہی یا حضرت
عیسیٰ کو جیسا انجیل کہتی ہی اور یہہ کیونکر یقین ہو کہ صرف چھہ
دن مین پیدائش ہوی ہی اور سبت کا حکم ابدی اور محکم
الٰہی ہی کیونکر کچھہ اسکا پتہ اور کتابون سے نہین ملتا اور یہہ کیونکر
تسلیم کیا جاوے کہ چاند سورج ستارے چوتھے دن پیدا
ہوے اسواسطے کہ دن تو اسی مدت کو کہتے ہین جو سورج
کے طلوع اور غروب کے اندر گذرا کرتا ہی پس پہلی اور دوسری
اور تیسری دن کی کچھہ معنے نہین ٹھہرتے اور بہشت کا زمین
پر ہونا کیونکر یقین کیا جاوے کہ باغ عدن کا کچھہ سراغ
عالم مین پیدا نہین ہی اور آدم کی پسلی نکال کے حوا کو بنانا
کسطرح یقین ہو اسواسطے کہ اسطور سے پیدائش کا دستور
نہین اور یہہ فطرت الٰہی اور نیچر کے سراسر خلاف ہی
جسپر سر نامہ ..... ۷ اہل فرنگ کو ایمان ہی جیسا
تائید اسلام مولفہ مولوی علی بخش خان صاحب بہادر سے
ظاہر ہی اور تعجب ہی کہ اب تک نکل گئی اور حضرت آدم
علیہ السلام کو تکلیف ہونے کا کیا ذکر بلکہ وہ خواب سے
بیدار بھی نہوے دفعہ ۱۲ خلاصہ اہل کتاب کو اپنی
کتب اور روایات کی تصدیق بمقابلہ بت پرستون کے
دشوار بلکہ محال ہے مگر جمیع عیسائی خواہ مشنری ہون
خواہ مورخین ہمیشہ براہ تحکم تمام دنیا کی ضد اور برخلاف
اس قاعدہ پر عمل کیا کرتے ہین کہ جو اونکی کتب کے موافق
روایت کسی مذہب مین ہاتھہ لگ گئی تو اسکی تصدیق
کر کے بڑی طرفداری سے اسکے منزل من اللہ ہونیکا
دعوی کر دیتے ہین اگرچہ محض بے تک اور پوچ ہو مثلاً
تریمورتی کی تعلیم یعنے برہما بشن مہیس کو خدا سمجھنا اسکو
مولف مفتاح الاسرار نے تثلیث یعنی باپ بیٹے
روح القدس کی خدائی پر حمایا ہی اور دنیا کی پیدائش کے
بارہ مین روایات مخالفین کو تورات انجیل کے برخلاف
سمجھہ کر رد کر دیتے اور اونکو جھوٹھے کہانیان اور خیالی
اور مصنوعی زمانی فرما دیا کرتے ہین اور ہر صورت سے
ایسی باتین بنایا کرتے ہین کہ جس سے خواہ مخواہ کل واقعات
تاریخی ساری دنیا کی طوفان کی مابعد یقین کی جاوین
حالانکہ اگر سچ پوچھو تو یہہ تو درحقیقت بناء فاسد ہی
کیونکہ طوفان نوح علیہ السلام کا قصہ اسدم تک اہل کتاب
سے عام اور محیط تمام کرہ ارض پر ثابت نہو سکا اور چینی اور
ہنود وغیرہ بالیقین اس عموم کو کاذب جانتے ہین تاہم
عیسائی کچھہ التفات نہین کرتے اور اپنی کہی جاتے ہین

دفعہ ۱۳ اور اگر کہین کوی بات اسلام کے برخلاف
کتب مقدسہ کی دریافت ہوی تو اگرچہ اختلاف معنوی
ہو بلکہ ایسی صورت ہو کہ کسی امر مجمل و مبہم کی تفصیل و
توضیح ہو خواہ کوی امر زاید از کتب مقدسہ ہو تو اضافت
اور حق پسندی سے تجاوز کر کے اسکی تکذیب کرتے
ہین مثلاً آدم کے سجدہ کا فرشتون کو حکم نہین ہوا اور
نوح کا کوئی بچہ غرق نہین ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کھجور تلے پیدا نہین ہوے وغیرہ حالانکہ یہہ ہرگز کتب
مقدسہ کی ضد اور برخلاف نہین ہے اور اسمین اختلاف

معنوی نہین ہی ہان البتہ یہہ امور کتب مقدسہ مین مذکور نہین ہین سو میرے اوپر کے بیان سے صاف ظاہر ہی کہ بہت سے باتین کتب مقدسہ مین متروک ہین کیونکہ وہ ایسی کتاب نہین کہ جو بات ہم دریافت کیا چاہین اوسمین صاف صاف نکل آوے اور کتب مذکور سے ظاہر اور علاے عیسائی کو اقرار ہی کہ کتب مقدسہ جامع اور حاوی تمام واقعات کی نہین ہی

دفعہ ۴ اور رومن کاتلک جو پرانا مذہب عیسائیون کا اور پروٹسٹنٹ فرقہ بدعتی سے جسکا ظہور ۱۵۱۷ء مین ہوا شمار مین کہین زیادہ ہی اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کے وقت مین بھی یہی پرانا مذہب تھا یہی ایمان رکھتا ہی کہ کتب مقدسہ ایمان کا کافی قاعدہ نہین ہی کیونکہ اگر انسان اپنی سمجھہ کے موافق ایمان کتب مقدسہ پر منحصر رکھے تو ضرور ہی کہ چھہ چیزون مین کلیسیہ کا مجمعی حاصل کرے یعنے یہہ کہ کتاب مقدس صحیح ہی یا نہین اور یہہ کہ پوری اور سالم ہی یا نہین اور یہہ کہ الہامی ہی یا نہین اور یہہ کہ کسی نے کتاب مین غلطیان درج نکی ہون اور یہہ کہ اوسکے مطلب ٹھیک سمجھہ سکتا ہو اور یہہ کہ سب ضروریات نجات اوسمین ہون پر اسکی دلجمعی ہرگز حاصل نہین دیکھو کتاب مرات الصدق مصنفہ شبیدتلی صاحب کاتلک و ترجمہ اردو طامس انگلس صاحب صفحہ ۱۶۸ الغایۃ ۱۸۹۳ء اور اظہار الحق و اعجاز عیسوی وغیرہ خلاصہ اسلام کے کہ کتب مقدسہ کی سند اور برخلاف ہونا اوسکے بطلان کی ہرگز ہرگز دلیل نہین ہو سکتا اور کتب مقدسہ کی تسلیم کو آگے ہم بیان کرینگے فقط الراقم محمد سلیم اللہ عفی عنہ

قوت دولت عثمانیہ

آج تک جو جو تدبیرین اور کارروائیان سلطنت عثمانیہ مین ہوئین اور ہو رہی ہین وہ ہر ایک تقویت بخش سلطنت ہین یہہ سب سامان تائید الہی ہوے اور ہونگے اللہ تعالی سبکو صاحب اقبال کرتا ہی اسکی ہر ایک تدبیر درست اور راست ہوتی ہی مگر اوسکے عقل پر افسوس ہی کہ اوس سلطنت عثمانیہ کو مانند بیمار مستحیل الشفا کے جانتا تھا لیکن بعنایت الہی جل جلالہ اور تائید حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اب وہ از سر نو جوان ہو گیا اور ذرہ برابر اسنے اپنے حقوق کو اپنے ہاتھہ سے ندیا اور پیالہ تجاویز شاہان یورپ کا جو سم قاتل سے بھرا تھا بردباری اور تحمل سے ہاتھہ مین لیکر ریزہ ریزہ کر دیا اسیوجہ سے اخبار روس بھی حیرت سے بھر گئے یہانتک کہ اخبار گلوس کو جو فضول خبرین لکھتا ہے وہ بھی بحال یاس لکھتا ہی کہ جسوقت کارروایان دولت عثمانیہ پائدار اور مقرر ہین اوسوقت تک عثمانی کوئی بات سلاویز یورپ کی نہ سنینگے اور انکے طرف کان بھی نہ دھرینگے پس ندیہ ہی کہ سلاطین یورپ متحد اور متفق اور ایک دل ہو کر مین وزراء کو موقوف کرکے اور ایسے وزراء جو انکے موافق ہون مقرر کرین تاکہ مطلب حاصل ہو روسی بیچارہ بسبب بردباری ملک مرد اور قریب بحر منجمد کے دل افسردہ ہین اور فکر اور ذہن بسبب اس واقعہ تائید الہیہ کے جاتا رہا اب مانند دیوانون کے کہ جنکا تندرست ہونا محال ہے جو بات